© rasailojaraid.com

دیواروں پر اشتہار چسپاں کرنا

مفتی وزیر احمد

دور حاضر کا ایک عظیم المیہ یہ بھی ہے کہ اکثر پروگراموں کے لیے ہزاروں کی تعداد میں اشتہارات چھاپ کرا یسی ایسی دیواروں پر چسپاں کیئے جاتے ہیں جنکے متصل کھلا گٹر،اور گندی نالی بہہ رہی ہوتی ہے۔ اشتہار لگانیوالے کو واضح نظر آ رہا ہوتا ہے کہ یہ اشتہار گر کر اس غلاظت خانہ میں جائیگا۔یا پھر اشتہاروں کے تمام تر ٹکڑے گلیوں اور بازاروں میں جوتوں کے نیچے روندے جائیں گے۔میرے نظر سے جتنے اشتہار گزرے ہیں اکثر پر بیت اللہ شریف اور گنبد خضرا کا عکس،جلی حروف میں صلوٰۃ وسلام اور بہت ہی مقدس کلمات لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔اور اس سال تو ضلع لیہ کیا کثر سیاستدانوں کیا شتہارات پر قرآنی آیت ''نَصْرٌ مِّنَ اللهِ وَ فَتْحٌ قَرِيبٌ''(الصّف:۱۳)بھی لکھی ہوئی تھی۔

حالانکہ کسی بھی پروگرام کی تشہیر اشتہارات کے علاوہ ہوسکتی ہے مثلاً بینر، پینافلیکس آویزاں کردیئے جائیں اور پروگرام گزرنے کے بعد انہیں اتار لیا جائے یا پھر دعوت نامہ چھاپ کر جلسہ کی دعوت دی جاسکتی ہے۔

اگر کوئی یہودی،انگریز گستاخی کرے تو مسلمان ممالک میں ہر طرف سے احتجاجی ریلیاں نظر آتی ہیں۔ بھلا اگر ہمارے ہاتھوں سے ایک ماہ ربیع الاول شریف کے پروگراموں پر چھپنے والے لاکھوں اشتہار غلیظ نالیوں کی نذر ہوں تو جواب دہ کون ہوگا۔؟

علامہ علاء الدین حصکفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

وَلَا يَنْبَغِي الْكِتَابَةُ عَلَى جُدْرَانِهِ

مسجد کی دیواروں پر نہیں لکھنا چاہئے۔(درمختار:۱/۴۹۰؛مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

أَيْ خَوْفًا مِنْ أَنْ تَسْقُطَ وَتُوطَأَ

اس خطرہ سے کہ دیواروں سے کتابت کے گرنے سے پائمالی ہوگی۔(فتاویٰ شامی ۱/۴۹۰؛مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَلَوْ كُتِبَ الْقُرْآنُ عَلَى الْحِيطَانِ وَالْجُدْرَانِ بَعْضُهُمْ قَالُوا:يُرْجَى أَنْ يَجُوزَ ، وَبَعْضُهُمْ كَرِهُوا ذَلِكَ مَخَافَةَ السُّقُوطِ تَحْتَ أَقْدَامِ النَّاسِ ، كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ

☆اقبل الناس علی ماهم علیه،وسامح مایبدرمنهم ،واعلم ان هذه هی سنةالله فی الناس والحیاة.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگرقرآن پاک کی آیات دیواروں پرلکھی جائیں تو بعض علماء کرام ن یفرمایا جائز ہے،اور بعض نے فرمایاپاؤں تلے آنے کےخوف سے دیواروں پرلکھنامکروہ ہے۔(فتاویٰ ہندیہ۳۲۳/۵؛داراحیاءالتراث العربی بیروت لبنان)

علامہ مفتی جلاالدین احمدامجدی کے ہاں ایک استفتاء آیاکہ اگرمکان کے بیرونی حصہ پرآیۃ الکرسی،کلمہ طیبہ یادوسری آیات قرآنیہ کندہ ہوں اور بارش کاپانی ان پرسےگزرکرنالی میں جاتاہےتواس کے بارے میں کیاحکم ہے؟جواب لکھتے ہیں:

سیمنٹ سے بھرکراسے مٹادیاجائے۔اعلیٰ حضرت امام احمدرضامحدث بریلوی رضی عنہ ربہ القوی تحریر فرماتے ہیں کہ:''دیواروں پرکتابت سےعلماء نےمنع فرمایاہےکمافی الھندیہ وغیرہااس سے احتراز ہی اسلم ہے۔اگرچھوٹ کرنہ بھی گریں توبارش میں پانی ان پرگزرکرزمین پرآئیگااورپامال ہوگاغرض مفسدہ کااحتمال ہےاور مصلحت کچھ بھی نہیں لہذااجتناب ہی چاہیے۔(فتاویٰ فقیہ ملت:۳۲۸/۲شبیر برادرز،لاہور)

فقہاءکرام کی مندرجہ بالاعبارات کی روشنی میں یہ مسئلہ واضح ہوگیا:کہ دیواروں پرلکھنے سے احترازچاہیے جب کہ دیواروں پرلکھاہواکافی حدتک مضبوط ہوتاہے عام طورایک دوسال تک نہیں گرتااوراشتہارات تودوسرے دن گرجاتے ہیں۔لہذامندرجہ بالاحکم اشتہارات کے لیے بطریق اولیٰ ہوگا۔

حروف کی تعظیم لازم ہےاگرچہ کچھ بھی لکھاہواہو:

کچھ لوگ اخبارات کوطرح طرح کی ضروریات میں استعمال کرتے ہیں بطوردسترخوان،ہوٹل سے روٹی اخبارمیں لپیٹ کردی جاتی ہے،کھاناکھانے کے بعدہاتھ پونچھ لئے،کوئی چیزمیلی کچیلی ہوجائےتو اسے اخبارسےصاف کرلینا،کچھ کم بخت جوتےصفاکرنے سے اجتناب نہیں کرتے،بعض دوکاندار''سودہ سلف'' بھی اخبارکی پڑیامیں دیتے ہیں۔غرضیکہ قلیل مقدارمیں اشیاءخوردنی سب کی سب اخبارات کےٹکڑوں میں بکتی ہوئی نظرآتی ہیں۔

حالانکہ اس کے برعکس حکم یہ ہے کہ اخبارات کی تعظیم ضروری ہے بیشتراخبارات میں قرآن وحدیث کاترجمہ ضرورہوتاہے۔خصوصاًدینی،مذہبی کالموں میں تودرجنوں آیات کریمہ اوراحادیث طیبہ درج ہوتی ہیں۔علاوہ ازیں جن لوگوں کینام کےساتھ احمد،محمد ہوتاہےاگرایک دن کی کسی بھی اخبار سےایسے نام شمارکیئے جائیں توسیکڑوں سے زیادہ نام ملیں گے،نام محمد،احمدکی توقیرکس قدرمسلمان پرفرض ہے۔چلواگر مذکورہ چیزیں درج نہ بھی ہوں تودیگرحروف کی تعظیم بھی انتہاءضروری ہےجیسے الف،با،کی صورت میں ہوں۔

حالانکہ علماءنےتصریح فرماءہے:کہ نفس حروف قابل ادب ہیں اگرچہ جداجدالکھے ہوں جیسےتختی یاوصلی پر خواہ ان میں کوئی برانام لکھاہوجیسےفرعون،ابوجہل وغیرہما،تاہم حرفوں کی تعظیم کی جائےاگرچہ ان کافروں

☆لاتعش فی المثالیات،بل عش واقعک،فانت تریدمن الناس مالا تستطیعہ،فکن عادلا.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا نام لائق اہانت وتذلیل ہے۔(فتاویٰ رضویہ ۲۳/۳۳۶ رضا فاونڈیشن لاہور)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

لما سئل عن ا،ب،ت،ث،الیٰ آخر الحروف فقال:الالف من اسم الله الذی هو الله ،والباء من اسم الله الذی هو البارىء ،والتاء من اسم الله الذی هو المتكبر ،والثاء من اسم الله الذی هو الباعث و الوارث،حتیٰ اتیٰ الیٰ آخرها،فذكر انها كلها من اسماء الله وصفاته

جب انہوں نے ا،ب،ت،ث،آخر تک تمام حروف کے بارے میں دریافت کیا؟تو فرمایا:''الف''اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کا حصہ ہے جو اللہ ہے۔"با"اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کا حصہ ہے جو باری ہے۔"تا" اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کا حصہ ہے جو متکبر ہے۔"ثا "اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کا حصہ ہے جو باعث اوروارث ہے۔حتیٰ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام حروف کو آخر تک (اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کا حصہ) شمار فرمایا اور بیان فرمایا کہ یہ تمام اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کا حصہ ہیں۔(غنیۃ الطالبین:۱/۱۳۲:قدیمی کتب خانہ کراچی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

لما سئله عن معنیٰ ابجد هوز حطی ...الیٰ آخرها :یاعلی الاتعرف تفسیر ابی جاد؟الالف من اسم الله عزوجل الذی هو الله،والباء من اسم الله الذی هو الباری،والجیم من اسم الله الذی هو الجلیل...الیٰ آخرها.فذكر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انها من اسماء الله.

جب انہوں نے تمام حروف ابجد کے معنیٰ دریافت کیے(فرمایا)یاعلی:کیاتم ابجد کی تفسیر جانتے ہوالف اللہ تعالیٰ کیاسم مبارک کا حصہ ہے جو اللہ ہے۔"با"اللہ تعالیٰ کینام کا حصہ ہے جو باری ہے۔"جیم"اللہ تعالیٰ کے نام کا حصہ ہے جو جلیل ہےاس طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے(آخر تک)ذکر فرمایا کہ یہ تمام حروف اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ کا حصہ ہیں۔(غنیۃ الطالبین:۱/۱۳۲:قدیمی کتب خانہ کراچی)

علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

إِذَا كُتِبَ اسْمُ فِرْعَوْنَ أَوْ كُتِبَ أَبُو جَهْلٍ عَلَى غَرَضٍ يُكْرَهُ أَنْ يَرْمُوا إِلَيْهِ ؛ لِأَنَّ لِتِلْكَ الْحُرُوفِ حُرْمَةً ، كَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ

جب فرعون یا ابوجہل کے نام کسی نشانہ کے لئے لکھے جائیں تو(ان کی طرف تیر پھینکنا یا کسی اور چیز سے نشانہ بنانا)مکروہ ہے۔اس لئے کہ ان حروف کی عزت وتوقیر ہے جیسا کہ "سراجیہ "میں مذکور ہے۔

☆عش حیاۃ البساطة وایاک والرفاهیة والا سراف والبذخ،فکلماترفه الجسم تعقدت الروح .☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(فتاوی ہندیہ ۳۲۳/۵ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حروف تہجی خود کلام اللہ ہیں کہ ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئے۔ (فتاوی رضویہ: ۲۳/۳۳۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اگر گٹر کا پانی زیرِ زمین رِس کر واٹر پمپ تک پہنچ جائے:؟

شہروں اور گنجان آبادیوں میں گٹر اور گندے کنویں کے قریب سے پینے کے لیے پانی نکالنے سے بچنا بہت مشکل ہے چونکہ ہر پانچ، دس قدم پر گٹر ہی گٹر ہیں پھر گٹر ایسی ساخت کے ہیں کہ ان میں جانے والا پانی، غلاظت مزید زیرز میں جذب ہو رہے ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ کیا ایسے واٹر پمپ کا پانی پینے اور دیگر استعمال کے لیے جائز ہے؟ جس میں ہر وقت گٹر اور گندے کنویں کا ناپاک پانی رسنے سے مکس ہو رہا ہے؟

جواب یہ ہے کہ اگر واٹر پمپ، نلکا وغیرہ کے پانی کا رنگ اور گندے کنویں کے پانی کے رسنے سے تبدیل نہیں ہوا، ذائقہ بھی ٹھیک ہے اور بو بھی نہیں آتی تو ایسا پانی پاک ہے اور اسے استعمال کرنا جائز ہے۔ اگر ان تین چیزوں سے یعنی پانی کا رنگ، بو، ذائقہ، نجس پانی سے تبدیل ہو جائے تو اس کا استعمال کرنا ناجائز ہے اور ایسا پانی ناپاک ہے۔ قریب سے گٹر ختم کریں یا پھر وہاں سے واٹر پمپ وغیرہ کو اتنا دور لیجا کر کے فٹ کریں کہ نجاست کے آثار پانی میں نظر نہ آئیں۔

علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

بِئرُ الْمَاءِ إِذَا كَانَتْ بِقُرْبِ الْبِئْرِ النَّجِسَةِ فَهِيَ طَاهِرَةٌ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ أَوْ لَوْنُهُ أَوْ رِيحُهُ. كَذَا فِي الظَّهِيرِيَّةِ وَلَا يُقَدَّرُ هَذَا بِالذُّرْعَانِ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَشَرَةُ أَذْرُعٍ وَكَانَ يُوجَدُ فِي الْبِئْرِ أَثَرُ الْبَالُوعَةِ فَمَاءُ الْبِئْرِ نَجِسٌ وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا ذِرَاعٌ وَاحِدٌ وَلَا يُوجَدُ أَثَرُ الْبَالُوعَةِ فَمَاءُ الْبِئْرِ طَاهِرٌ. كَذَا فِي الْمُحِيطِ وَهُوَ الصَّحِيحُ. هَكَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ

پینے، استعمال کے) پانی کا کنواں اگر نجاست کے کنویں (گٹر، گندے کنویں) کے قریب ہے تو جب تک اس کا ذائقہ، رنگ اور بو تبدیل نہ ہو، وہ پاک ہے۔

ظہیریہ میں اسی طرح ہے، اور ان دونوں (پانی پینے والے کنویں اور نجاست کے کنویں، گٹر) کے درمیان فاصلے کی حدود ہاتھ (گز) سے مقرر نہیں کی جائیگی یہاں تک کہ یہ حدود دس ہاتھ تک ہو۔ اور اگر کنواں میں (اتنے فاصلے کے باوجود) نجاست کا اثر پایا جاتا ہے تو اس کنواں کا پانی نجس ہے۔ اور اگر ایک ہاتھ کے فاصلے پر بھی اس کنواں میں نجاست کا اثر نہیں پایا جاتا تو وہ پانی پاک ہے، محیط، میں اسی طرح ہے اور یہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صحیح ہے، محیط السرخسی، میں بھی اسی طرح ہے، (فتاویٰ ہندیہ: ۱/۳۰: داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان)

علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَلْبُعْدُ بَیْنَ الْبِئْرِ وَالْبَالُوعَۃِ بِقَدْرِ مَا لَا یَظْهَرُ لِلنَّجِسِ أَثَرٌ

کنویں اور نجس چہ بچہ (چھوٹا گڑھا) کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ نجاست کا اثر کنویں میں ظاہر نہ ہو۔ (درمختار: ۱/۱۶۲ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کنویں کے قریب نجس چہ بچہ (چھوٹا گڑھا) کا ہونا اُسے نجس کر دیتا ہے۔ بعض نے کہا پانچ ہاتھ سے کم تک بعض نے سات ہاتھ سے کم تک، اور صحیح یہ ہے کہ جتنی دُور سے نجاست کا اثر ظاہر ہو نجس کر دے گا اگر چہ بیس ۲۰ ہاتھ کے فاصلہ سے۔ (فتاویٰ رضویہ: ۶/۲۸۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

......☆......☆......☆......☆......☆......

......☆......☆......☆......☆......☆......

۱۴ سالہ اشاریہ ماہ نامہ فقہ اسلامی

اس اشاریئے کی مدد سے آپ یہ جان سکتے ہیں کہ گزشتہ چودہ برس میں کن کن موضوعات پر اس مجلّہ میں مضامین شائع ہو چکے ہیں، اور اشاریئے کی مدد سے اپنی ضرورت اور پسند کا مضمون حاصل کرنے کے لئے مطلوبہ شمارہ طلب کر سکتے ہیں۔

قیمت صرف سو روپے علاوہ ڈاک خرچ

☆وزع الاعمال ولا تجمعها في وقت واحد، بل اجعلها في فترات وبينها اوقات للراحة، ليكون عطاؤك جيدا.☆

© rasailojaraid.com